— ہر عالم، ہر لائبریری، ہر اسلامی اور تحریکی قائد اور کارکن کا ضرورت —

معین القاری ۴ جلدیں

از شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا معین الدین خٹک رحمۃ اللہ علیہ

چند اہم خصوصیات

○ صحیح بخاری کی مکمل، مفصل، مدلل اور منفرد اُردو شرح ○ صحیح بخاری کا مکمل متن مع اعراب
○ متن کا مکمل ترجمہ ○ راویوں کے مختصر حالات زندگی ○ تخریج اور حواشی سے آراستہ
○ صحیح بخاری کے مشکل مقامات کی آسان اور تسلی بخش تشریح

''معین القاری'' کو صحیح بخاری کی شروح میں وہی مقام حاصل ہے جو قرآن پاک کی (اردو) تفاسیر میں تفہیم القرآن کو حاصل ہے۔ شیخ الحدیث و التفسیر مولانا عبدالمالک

''شستہ و شگفتہ اردو میں یہ محققانہ بلند پایہ شرح اساتذہ علوم نبوت و شائقین دورہ حدیث شریف کے لیے ایک بیش بہا علمی ہدیہ ہے۔ اردو زبان میں صحیح بخاری شریف کی اتنی مفصل شرح نہیں لکھی گئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔'' شیخ الحدیث و التفسیر مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی

صفحات: جلد اول 377 ' جلد دوم 434 جلد سوم 628 ' جلد چہارم 652 [کل صفحات 2111]

قیمت: جلد اول' دوم -/355 روپے جلد سوم' چہارم -/400 روپے [مکمل سیٹ: -/750]

جامعہ عربیہ ' جی ٹی روڈ ' گوجرانوالہ

بین الاقوامی میعار قومی اعتماد

ایس بی چکس

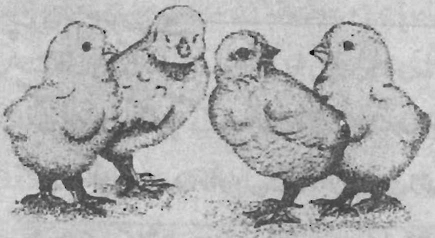

کم لاگت - کثیر پیداوار

صادق پولٹری (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ارسلان پولٹری (پرائیویٹ) لمیٹڈ

صادق فیڈز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ایس بی فارما

کراچی، پینوراما سنٹر صدر	5677505 111-505050
حیدرآباد، لطیف آباد	PP 868783
سکھر، ورکشاپ روڈ	614369 614368
کوئٹہ، زرغون پولٹری کاسی پلازہ	448245
ملتان، شمس آباد، ہمایوں روڈ	4581815 111-505050
رحیم یار خان، نزد خان پور اڈا	81394
کمالیہ، ذیشان کالونی، مین روڈ	412349
فیصل آباد، مدینہ ٹاؤن	8728795 111-505050
لاہور، 51/1 شادمان مارکیٹ	7591859 111-505050
شیخوپورہ، 25- ورک پلازہ	0321-9410499 0333-4250844
سیالکوٹ، ریلوے روڈ	111-505050, 4592397
سرائے عالمگیر، عثمان روڈ، اختر پلازہ	4653341
سرگودھا، اسوہ پولٹری ملت آباد	3221217 3224375
چکوال، تلہ گنگ روڈ	3540310
تلہ گنگ، مین بازار	3413543
حسن ابدال، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ	0300 5577890
مانسہرہ، 1۔ بٹ پل شنکیاری روڈ	300367
مردان، نہر چوک، پار ہوتی	0937 770270
پشاور، 2 شامی روڈ	5271765 111-505050
کوٹلی، مین بازار	058660 - 42084 058660 - 60811

SB CHICKS

48-C, Satellite Town, Chandni Chowk, Rawalpindi
Ph: 051-4457551-60 (10 Lines) UAN: 051-111 505050 Fax: 051-4451191, 4851290
E-mail:mail@sadiqbrothers.com Website:www.sadiqbrothers.com

نوجوانانِ اسلام بوسنیا اور اخوان

عمر بہمن ○

دونوں عالم گیر جنگوں کے درمیانی عرصہ (۱۹۱۸ء-۱۹۳۹ء) میں بوسنیا ہرزی گووینا کے نوجوان حصولِ تعلیم کے لیے دنیا کے بڑے تعلیمی مراکز میں جایا کرتے تھے۔ واپسی پر ان معاشروں کے حقیقی نظریات بھی اپنے ساتھ لایا کرتے تھے۔ بوسنیائی مسلم طلبہ کا ایک ایسا ہی گروہ اس زمانے میں مصر کے دارالحکومت قاہرہ گیا جب اخوان المسلمون اپنی مقبولیت کے عروج پر تھی۔ مذکورہ طلبہ کی بوسنیا واپسی کے بعد ان کے سامنے پہلا کام بوسنیائی مسلمانوں میں اخوان کے دعوتی پروگرام کو متعارف کرانا اور پھیلانا تھا۔ اس کے فوراً بعد ان کے پیشِ نظر ایک ایسی تنظیم کو تشکیل دینا تھا جو اخوان کے طریقِ کار کے عین مطابق ہو۔ ابتدا میں اس سوچ کو عملی مشکل دینے کے لیے طے پایا کہ اخوان کے نظریات بوسنیا میں دو تنظیموں 'الہدایۃ' اور اس کے اسی نام کے حامل اخبار (دسمبر' جنوری ۱۹۳۶ء فروری ۱۹۴۵ء) نیز نوجوانانِ اسلام کے ذریعے پھیلائے جائیں گے۔

ان طلبہ میں چند نمایاں نام یہ تھے: محمد ہاندچ (۱۹۰۶ء-۱۹۴۴ء)، عالیہ اگانووچ (۱۹۰۲ء-۱۹۶۱ء)، قاسم دوبراچا (۱۹۱۰ء-۱۹۷۹ء)، ابراہیم تریبیناچ (۱۹۱۲ء-۱۹۸۲ء)، اور حسین دوظو (۱۹۱۲ء-۱۹۸۲ء)۔

○ نوجوانانِ اسلام تنظیم کے سربراہ، بوسنیا کے سابق صدر مرحوم علی عزت بیگووچ کے قریبی ساتھی۔ جوانی میں ہی اسلامی تحریک سے وابستہ ہوئے اور ۳۰ سال کی سزا پائی۔ بوسنیائی زبان سے انگریزی ترجمہ بوسنیا کے ایک سفارت کار نے کیا اور انگریزی سے اُردو ترجمہ: محمد الیاس انصاری نے۔

خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا طلبہ میں سے چند نے حسن البنا سے ملاقات کی تھی۔ جن بوسنیائی طلبہ نے ان سے ملاقات کی، غالب گمان ہے کہ ان میں محمد ہاندرچ اور عالیہ آگانووچ شامل تھے جو اس عرصے میں قاہرہ میں نمایاں اسلامی اسکالر مثلاً یوسف یودیا وغیرہ کے لیکچرز میں شرکت کیا کرتے تھے۔ قاہرہ میں ان (بوسنیائی) طلبہ نے دو تنظیمیں، Young Muslims اور 'الہدایہ' قائم کیں۔ پھر بعد میں ان کی مخلصانہ کاوشوں کے نتیجے میں یہی دونوں تنظیمیں بوسنیا میں بھی قائم ہوگئیں۔

جب تنظیم 'الہدایہ' معرضِ وجود میں آئی تو اس زمانے میں اخوان المسلمون کی سرگرمیوں کا پہلا مرحلہ مکمل ہوا تھا۔ جس کے بارے میں حسن البنا کا کہنا تھا کہ اس مرحلے میں ابلاغ (communication) پیش کاری (presentation) اور نظریات کے فروغ کے ساتھ ساتھ انھی نظریات کو لوگوں کے تمام طبقات تک پہنچایا جائے۔ 'الہدایہ' کا تاسیسی اجلاس ۸ مارچ ۱۹۳۶ء کو بوسنیا کے دارالحکومت سرائیوو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمد ہاندرچ نے الہدایہ کی سرگرمیوں اور طریق کار کی وضاحت کی۔ انھوں نے اسلامی تعلیمات کے احیا کے لیے چار بڑے طریقے بیان کیے جو دعوتی کام کے لیے نہایت اہم ہیں۔ انھوں نے خطبہ ہائے جمعہ کے لیے تحریری مضامین اور ذاتی کردار کی اہمیت کو بھی بیان کیا۔

سماجی اہداف کے بارے میں تصور تب تک ممکن نہیں، جب تک علما کی راہ نمائی سے بھرپور استفادہ نہ کیا جائے اور اسلامی تعلیمات کی عام اشاعت نہ کی جائے۔ تاہم نوجوانوں کو 'الہدایہ' کی سرگرمیوں میں شامل کرنے کے لیے اس کی ضرورت کا احساس روز بروز بڑھتا جا رہا تھا۔

نوجوانوں کے لیے قائم ان تنظیموں کی کارکردگی کی رفتار اس دوران میں بہت سست تھی۔ اس سست روی کی وجہ محمد ہاندرچ کے بقول طریق کار پر عدم اتفاق تھی۔ نوجوانوں کا ایک گروہ نوجوانانِ اسلام کے نام ہی سے کام کرنے میں گہری دل چسپی رکھتا تھا۔ یہ تنظیم مارچ ۱۹۴۱ء کے اواخر میں قائم کی گئی تھی۔ ان نوجوانوں کی راے یہ تھی کہ 'الہدایہ' ایسی تنظیم ہے جو خالصتاً مذہبی علما پر مشتمل ہے۔ تاہم 'الہدایہ' نے ان نوجوانوں کو اپنے پروگراموں اور سرگرمیوں میں شامل کرنے کے لیے بہت جدوجہد کی۔ اس کا اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ 'نوجوانانِ اسلام' نے فیصلہ کیا

کہ وہ 'الہدایہ' کا ایک لازمی جزو ہیں اور اسی کے ایک شعبے کے طور پر کام کریں گے۔' نوجوانانِ اسلام' کی آئینی کمیٹی کا اجلاس ۵ مئی ۱۹۴۳ کو ہوا جن میں جناب قاسم دوبراچا کو اس کا پہلا صدر منتخب کیا گیا۔ ۲۷ اپریل ۱۹۴۳ء کو' نوجوانان اسلام' کے اصول وضوابط منظور کیے گئے، جنھیں چند روز بعد' الہدایہ' کے ترجمان اخبار میں شائع کیا گیا۔

ان ضوابط کے آرٹیکل نمبر۲ میں کہا گیا تھا کہ ''اس شعبے (نوجوانانِ اسلام) کا مقصد مسلمان مسلمان نوجوانوں میں اسلامی روح بیدار کرنا' اس کے مطابق ان کی تربیت کرنا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ان کے سماجی واخلاقی معیار کو بلند کرنا ہے''۔

آرٹیکل نمبر۹ میں بیان کیا گیا کہ ارکان پر لازم ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے اصولوں سے بخوبی واقف ہوں، ایک اچھے مسلمان کا رویہ اپنائیں۔ اسلامی تعلیمات کے فروغ اور مسلمانوں کے مفادات کے دفاع کے لیے نوجوانانِ اسلام کے ارکان کو دوسروں کے لیے ایک مثال ہونا چاہیے۔

مختلف روایتی مذہبی اداروں کی طرف سے اسلام کی جامد تشریح سے اور سخت گیر روّیہ ترک کر کے اسے ایک زیادہ قابل عمل انداز میں تبدیل کر دیا گیا۔ نوجوانوں کے جوش وجذبے اور توانائیوں کو انفرادی سطح پر مذہبی اور اخلاقی رویوں میں روحانی اعتبار سے بدلا گیا۔

تاہم یہ طے کیا گیا کہ اپنے آیندہ کے کام اور سرگرمی کے لحاظ سے 'نوجوانانِ اسلام'، 'الہدایہ' سے جدا اور آزادانہ سرگرمِ عمل رہے گی۔ ''ہم ارکانِ نوجوانانِ اسلام ہمیشہ سے مذہبی اداروں میں کسی بھی قسم کی پیشہ وارانہ مذہبی مداخلت کے مخالف رہے ہیں اور یہ رجحان بہت مضبوط رہا ہے''۔ یہ تھے عالی جاہ عزت بیگووچ (سابق صدرِ بوسنیا وہرسیگووینا) کے الفاظ جو اُن ارکان میں سے ایک تھے، جنھوں نے 'الہدایہ' میں شمولیت سے انکار کیا۔ ''ہمیں شروع ہی سے اس بات کا یقین رہا ہے کہ پیشہ ور مذہبی حضرات نہ تو اسلامی تعلیمات کے احیا میں دل چسپی لیتے ہیں اور نہ ان میں اس کی اہلیت ہے، لہٰذا ہماری نظر اس سمت میں نہیں ہونی چاہیے جہاں کسی قسم کی امید ہی نہ ہو''۔

ان وجوہ کی بنا پر تنظیم کی دیگر سرگرمیوں کے حوالے سے کچھ اور پروگرام سامنے آئے اور فیصلہ کیا گیا کہ ان سرگرمیوں کا دائرۂ کار مسلم فلاحی تنظیم 'مرحمت' تک پھیلایا جائے۔ 'نوجوانانِ اسلام'

اسلامی تعلیمات کو خطابات اور دوسری مذہبی و تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے سے آگے بڑھائیں، سرگرمیوں کا ہدف نوجوان نسل ہو جو جنگ عظیم کے باعث اسکولوں میں تعلیم جاری رکھنے سے محروم رہ گئی تھی۔

جوں جوں جنگ کے خاتمے کا وقت قریب آ رہا تھا، اسد کراہجِ وچ تنظیم کو اپنی غیرقانونی سرگرمیوں کے لیے تیار کرنے لگے۔ انھیں اس بات کا اندازہ تھا کہ اشتراکی حکومت کے زیرسایہ قانونی سرگرمیاں ممکن نہیں ہوسکیں گی۔ وہ تنظیم میں کلیدی شخصیت تھے۔ ان کے ہمراہ حسن ببر اور خالد قائیتاز جیسے مستقل ارکان تھے، جب کہ دیگر ارکان اپنی تعلیم میں مصروف تھے۔ انھوں نے اس دوران سب سے اہم گروہ قائم کیا، جس میں انتہائی قابل اعتماد افراد شامل تھے۔ اس گروہ کا مقصد حسن البناؒ کے انداز اور نظریات کا فروغ تھا۔ ان کا نظریاتی مقصد یہ تھا کہ تنظیم کا ہر رکن جہاں وہ خود رہتا ہے اور کام کرتا ہے، اپنے الفاظ اور عمل سے اپنے حلقۂ اثر کو متاثر کرے۔ ایسے ارکان کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے پیشے میں طاق ہوں اور اپنے شعبے میں مثال بننے کے لیے کوشاں ہوں۔ اس طرح عملاً ان نظریات کی قدر و قیمت کو بڑھانا تھا۔

۱۹۴۵ء میں جب خونیں اشتراکی آمریت برسرِ اقتدار آگئی تو اس تنظیم کو جو پہلا دھچکا لگا وہ یہ تھا کہ اشتراکی حکمرانوں کے وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں اس کے ۱۳ ارکان نے جامِ شہادت نوش کیا، ان عظیم مجاہدوں کے نام درج ذیل ہیں: مصطفیٰ ہاسولاچ، حسن ببر، عمرکوواچ، عمر ستوپاک، نصرت فضلی بیگووچ، خالد قائیتاز، فکرط پولچو، ثاقب نشانچ، عاصم چام چچ، آصف سرداروچ، نورالدین گاکچ، عثمان کروپالیا اور اسد کاراچ۔

بدقسمتی سے اشتراکی حکمرانوں کی جانب سے ظلم و ستم، پکڑ دھکڑ اور وحشیانہ تشدد کا سلسلہ یہاں تھما نہیں۔ آٹھ سو سے زائد ارکان کو طویل مدت (پانچ تا بیس سال) قید و بند کی سزائیں دی گئیں، جب کہ ساڑھے چار ہزار ارکان کو ایک سے چھے برس تک کی قید بامشقت کی سزائیں دی گئیں۔

۴۰ سالہ اشتراکی دورِ حکومت میں 'نوجوانانِ اسلام' کے خلاف مسلسل تفتیش و تحقیق کا یہ سلسلہ جاری رہا اور جھوٹے مقدمات چلتے رہے۔ ان مقدمات میں سے زیادہ تباہ کن مقدمات

۱۹۴۹ء، ۱۹۵۱ء اور ۱۹۸۳ء میں چلائے گئے۔ ایسے دو مقدمات میں راقم السطور [عمر بہمن] کو ۳۰ سال قید کی سزا سنائی گئی، جو اس سلسلے کی سب سے لمبی سزا تھی۔ تاہم اشتراکی حکمرانوں کی جانب سے 'نوجوانانِ اسلام' کو مٹا ڈالنے کی تمام کوششیں اور اس کی سرگرمیوں کو روکنے کے تمام حربے ناکام ثابت ہوئے۔ ان ناکامیوں کی واضح ترین مثال بوسنیا پر کی جانے والی اب تک کی وہ آخری جارحیت ہے جو اشتراکی سربیا نے بوسنیا کے اعلانِ آزادی کو روکنے کے لیے مارچ ۱۹۹۲ء میں کی تھی، جس کا بھیانک سلسلہ نومبر ۱۹۹۵ء تک جاری رہا۔ نوجوانانِ اسلام نے ۱۹۹۰ء میں بوسنیا میں پہلی مسلم سیاسی جماعت Party of Democratic Action (SDA) کی بنیاد رکھی۔ اس سیاسی جماعت اور اس کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ نے سربیا کی جارحیت کے خلاف مزاحمت میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

آج نوجوانانِ اسلام کی سرگرمیاں مختلف شعبہ ہاے حیات میں جاری و ساری ہیں۔ نئی نسل تک اپنے نظریات پہنچائے جا رہے ہیں۔ سابقہ جنگی قیدیوں کی دیکھ بھال، غریبوں کی مدد، مہاجرین کی دیکھ بھال، مذہبی سرگرمیوں کا انعقاد اور سرگرمیوں کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر وغیرہ ان سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ اس جذبے کی آب یاری کے لیے جس معاصر شخصیت کا سب سے زیادہ موثر نام ہے، وہ حسن البنا شہید ہیں۔

***

شکریہ مشتہرین: یہ 'اشاعت خاص' ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے اور بازار کی شرح سے اس کی قیمت ۲۵۰ روپے سے ۳۰۰ روپے مناسب ہے، لیکن ہم یہ ۹۰ روپے (اور سالانہ خریداروں کو دو ماہ کے برابر، یعنی ۴۰ روپے) میں دے رہے ہیں۔ یہ اس لیے ممکن ہو سکا کہ اپنا پیغام پہنچانے کے خواہش مند اور مشتہرین نے ہمارے ساتھ کھلے دل سے تعاون کیا ہے۔ ہم قارئین کی طرف سے ان کے شکر گزار ہیں۔ قیمت کم ہونے کی وجہ سے استفادہ کرنے والوں میں جو اضافہ ہوگا، اس کے اجر میں ہمارے یہ کرم فرما برابر کے شریک ہیں۔
عموماً ہر ماہ قارئین کو ۱۱۲ میں سے ۱۰۰ صفحات کا لوازمہ براے مطالعہ دیا جاتا ہے۔ اس 'اشاعت خاص' میں تین شماروں کے ۳۰۰ سے ۴۵ صفحات زائد لوازمہ دیا جا رہا ہے۔ نیز اشتہارات میں سے بڑی تعداد معروف معنوں میں اشتہارات نہیں ہیں، بلکہ دعوت و تذکیر ہیں۔ ادارہ

امام شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دس ہدایات

- جب اذان کی آواز کان میں پڑے تو نماز کے لیے اُٹھ کھڑے ہو۔
- تم قرآن کی تلاوت کرو یا مطالعہ یا دوسروں سے سنو،
اپنے وقت کا کوئی حصہ بھی بے فائدہ کام میں صرف نہ کرو۔
- گفتگو ہمیشہ صاف ستھری زبان میں کرو۔ یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے۔
- معاملات میں زیادہ بحث و تکرار سے کام نہ لو۔
- زیادہ نہ ہنسو کہ اس سے دلوں میں سختی آتی ہے۔
- بلند آواز میں گفتگو نہ کرو۔ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسروں کے لیے اذیت بھی۔
- مسخرہ پن اختیار نہ کرو۔ مجاہد سنجیدہ ہوتے ہیں۔
- غیبت اور الزام تراشی سے بچو۔ تمھاری زبان سے خیر کے سوا کوئی کلمہ نہ نکلے۔
- جس رفیق سے بھی تمھاری ملاقات ہو، اس سے اپنا تعارف کراؤ، خواہ اس نے یہ چاہا ہو، اظہار کیا ہو یا نہ کیا ہو، کیونکہ ہماری دعوت محبت اور تعارف پر استوار ہے۔
- کام زیادہ ہیں اور وقت کم، لہٰذا تم اپنے دوسرے رفقا کی اس میں مدد کرو کہ وہ اپنے وقت سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔
اگر تمھارے ذمے کوئی خاص مہم ہو تو اسے کم سے کم وقت میں پایہ تکمیل تک پہنچاؤ۔

کارکنان جماعت اسلامی گوجرہ

غضّ بصر نہ کرنے کے نقصان

نظر بازی، اجنبی و نامحرم کو دیکھنا، دیکھتے ہی رہنا، لذت لینا، آج کل عام ہے۔ مشغلہ ہے، گناہ کا تصور نہیں۔ اس کے چند نقصانات:

❖ اللہ کا نافرمان: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور ۲۴: ۳۰)

❖ امانت میں خیانت: يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ (المؤمن ۴۰: ۱۹)

❖ اللہ سے دوری: بدنظری سے اللہ سے ایسی دوری ہو جاتی ہے کہ ادراک ہو جائے تو انسان کبھی بدنظری نہ کرے۔

❖ بینائی کو نقصان: غض بصر آنکھوں کا شکر ہے، بدنظری کفران نعمت ہے لَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراہیم ۱۴: ۷)

❖ ناشکری: اپنی بیوی بری معلوم ہوتی ہے۔ حسین ہے، تو حسین تر کیوں نہیں؟

❖ انجائنا: انجان کو دل دینے سے انجائنا بھی ہو جاتا ہے (ہر کسی پر فتویٰ نہ لگائیے)

❖ شرمگاہ کی حفاظت نہیں رہتی: اللہ تعالیٰ نے فوراً بعد یحفظوا فروجھم فرمایا۔ نگاہ محفوظ نہیں تو بالآخر شرم گاہ بھی محفوظ نہیں۔

❖ ملعون: لَعِنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالمنظور اليه (مشکوٰۃ باب النکاح)

❖ احمق اور بدعقل: نہ ملنا، نہ ملانا، مفت میں اپنے دل کو تڑپانا۔ انتہائی حماقت کا گناہ (مولانا تھانویؒ)

❖ دل کمزور ہوتا ہے: حواس خمسہ لذت لینے کی کوشش کرتے ہیں، بصر، سمع، شامّہ، لمس، ذائقہ سب اعضاء و جوارح حرکت میں آجاتے ہیں۔ اور اللہ باخبر ہے نظر، حواس اور جوارح کی حرکات سے۔

❖ مشت زنی کا عادی: حدیث پاک میں لعنت آئی ہے۔ صحت خراب ہو جاتی ہے۔

غض بصر کی کوشش کریں، کوشش کرتے رہیں، ہمت نہ ہاریں، اللہ سے مدد مانگیں، مانگتے رہیں ماحول ناساز گار ہے، اللہ تعالیٰ رعایت دے گا لیکن نیت اور کوشش میں کمی نہ ہو

عطیہ اشتہار: خیر خواہ

ایک ہی حقیقت کے دو عنوان

حسن البناؒ...... سید مودودیؒ

سید مودودیؒ...... حسن البناؒ

الاخوان المسلمون...... جماعت اسلامی

جماعت اسلامی...... الاخوان المسلمون

۲۰ ویں صدی کی دو شخصیات (ان کی ولادت کے صد سال ۲۰۰۳ اور ۲۰۰۶ میں پورے ہوئے) دراصل تحریکات اپنے اپنے علاقوں میں حالات کے تقاضوں سے لیکن یقیناً اللہ تعالیٰ کے منصوبے کے تحت برپا ہوئیں۔ آج دنیا کے جس حصے میں بھی حق و باطل کی کش مکش برپا ہے اس کا سرا انھی تک پہنچتا ہے۔

عالمی سطح پر قیادت کی تبدیلی کا اسٹیج تیار ہے۔ کش مکش تیز ہو رہی ہے۔ ۲۱ ویں صدی میں یہ انقلاب واقع ہونا ہے۔ آج اگر سب مسلمان ایک عزم کے ساتھ ایمان کے تقاضوں پر لبیک کہہ کر میدان میں اتریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ انسانیت کی قیادت کا تاج ان کے ہی سر پر رکھے گا۔ اس کے پھل اس زمین کے باسی آنے والی صدیوں میں کھاتے رہیں گے۔

اے ہمارے رب! دنیا کے جس حصے میں جو بھی تیرے دین کی سربلندی کی جدوجہد کر رہا ہے، اسے اپنی نصرت خاص سے سرفراز فرما! اُمت مسلمہ کو وہ عروج عطا فرما جو اس کا حق ہے، اس کا قیادت کا کھویا منصب اسے واپس ملے جس سے وہ اپنی نادانی سے محروم ہے۔ انسانیت کو موجودہ اضطراب و کرب، ظلم و جبر اور قتل و غارت سے نجات دلا اور اسے اسلام کے چشمہ صافی سے سیراب کر۔ آمین

جماعت اسلامی، پاکستان

شخصیت، مشن اور جہدِ مسلسل

زہیر الشاویش ٥

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ بمطابق ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء ہفتے کے دن امام حسن البنا ۴۳ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ اس وقت میں استاد محمود عبدہ کی قیادت میں چند مصری مجاہدین کے ہمراہ القدس کے قریب واقع شہر 'صور باھر' میں قید تھا۔ ہمیں جیل میں ان کی شہادت کی دردناک خبر ملی۔ وسط سال تک میں ان کے ساتھ ہی رہا، پھر انھیں کہیں دوسری جیلوں میں منتقل کر دیا گیا۔ میرے ساتھ میرے چار بھائی اور بھی تھے، جن میں سے ضیف اللہ مراد اور کامل خشاحت شہید ہو گئے، جب کہ ابراہیم حداقی کا ہاتھ کٹ گیا اور ادیب الخیاط کی ایک آنکھ پھوٹ گئی تھی۔

میں ترجمان القرآن کی اس خصوصی اشاعت کے لیے ان باتوں کو دہرانا نہیں چاہتا جو ہمارے دوستوں اور احباب نے لکھی ہیں بلکہ میں یہاں ان لمحات کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو میں نے شہید امام اور ان کے بعض اقارب و احباب کے ساتھ گزارے ہیں۔ ان میں ان کے والد بزرگوار اور میرے استاذ مکرم الشیخ احمد عبدالرحمٰن ساعاتی، امام کے بھائی، ان کے شاگرد، ان کے داماد، ان کے نواسے، ان کے بیٹے احمد سیف الاسلام، اور بہت سے وہ لوگ جو بڑے اخلاص کے ساتھ امام کے ہم قدم رہے۔

استاذ البنا سے میری پہلی ملاقات ۱۹۴۱ء میں، مصر کے حلمیہ الزیتون کے مقام پر ہوئی۔

---

٥ امام البنا کے ساتھی، اخوان المسلمون شام کے ایک بزرگ رہنما، متعدد کتب کے مصنف اور اسلامی کتب کے معروف ناشر۔ اس وقت لبنان میں مقیم ہیں۔ ترجمہ: فصیح اللہ عبدالباقی

حلمیہ مصر میں المطریہ کے قریب واقع ہے۔ یہ وہ حلمیہ نہیں ہے جو بعد میں اخوان کا مرکز بنا تھا۔ میں اپنے والد اور اپنے بھائی کے ساتھ تجارت کی غرض سے وہاں گیا تھا اور کبھی کبھار از ہر کے عمومی شعبے میں بھی جایا کرتا تھا۔ ایک روز اخوان کے بعض کارکنان نے مجھے اپنے ایک پروگرام میں شرکت کی دعوت دی۔ درس قرآن کے بعد میں حسن البنا کے نزدیک گیا۔ اس وقت میں نے عربی لباس پہن رکھا تھا۔ ہمارے ایک پڑوسی نے ان سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ شام کے باشندے ہیں تو انھوں نے پیار بھرے لہجے میں مجھے کہا: ابو شام شیخ العرب ، اھلاو سھلاً [شام کے شیخِ عرب، خوش آمدید]۔

میں ۱۹۴۵ء کے وسط تک اخوان کے ساتھ برابر رابطے میں رہا۔ اس کے بعد باقاعدہ طور پر شام میں 'شباب محمدؐ' نامی تنظیم سے منسلک ہوا، جسے ۱۹۴۶ء میں اخوان المسلمون میں ضم کردیا گیا۔ ۲۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو دوبارہ امام البنا سے اس وقت ملنے کا اتفاق ہوا جب وہ سرزمین فلسطین تک مجاہد دستوں کو پہنچانے کے سلسلے میں دمشق تشریف لائے تھے۔ اس موقعے پر انھوں نے صدر مملکت شکری القوتلی ، فلسطینی دفاع کونسل کے افراد اور اخوان کے دوسرے مجاہدین سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اس دوران مجھے بھی ان کے ساتھ رہنے کی سعادت ملی۔ ایک موقع پر میرے اور ان کے درمیان ایک گرما گرم بحث چھڑ گئی، جب وہ ایک رضا کار مجاہد کو مصر واپس جانے کی طرف راغب کر رہے تھے۔ یاد رہے کہ میں نے اس روز اس بھائی کو کہیں چھپا رکھا تھا۔ آخرکار یہ بحث اس طرح اختتام پذیر ہوئی کہ وہ اپنے موقف سے دست بردار ہوگئے۔ اس روز ان کی فراخ دلی اور وسعت قلبی کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

۱۹۵۲ء میں جب مجھے اپنے دو اساتذہ مصطفیٰ السباعی اور عصام العطار کے ہمراہ شام سے جلاوطنی کا حکم ملا تو میں مصر چلا گیا اور ۱۹۵۴ء کے وسط تک مصر میں رہا۔ اس کے بعد ہر مقام، اور ہر موقع پر اخوان المسلمون کے ساتھ ہی رہا۔ ہر شخص کے ساتھ خواہ میرا موافق ہو یا مخالف رابطہ رکھنا میری فطرت کا حصہ بن گیا۔

امام البنا کا سب سے بڑا اور عظیم کارنامہ اخوان المسلمون کی تاسیس ہے۔ یہ جماعت مصر اور دوسرے عرب ممالک میں ایک بہت بڑی قوت کے ساتھ موجود ہے۔ معاشرے میں اثر ونفوذ کے